دودھ میں پانی ملا کر بیچنا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-2243

تاریخ اجراء: 22 جمادی الاولی 1445 ھ / 07 دسمبر 2023 ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

دودھ میں پانی کی ملاوٹ کر کے بیچنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر وہاں ملاوٹ والا دودھ عام طور پر بکتا ہے، اور عموماً وہاں کے لوگ اس کی ملاوٹ پر مطلع ہیں اور ملاوٹ پر مطلع ہونے کے باوجود بھی اسے خریدتے ہیں، نیز عام طور پر جتنی ملاوٹ ہونا لوگوں کے ذہن میں ہے اسی قدر ملاوٹ کے ساتھ بیچا جائے، اس میں اپنی طرف سے زیادتی نہ کی جائے، نہ کسی طرح سے اس کی ملاوٹ چھپائی جائے (مثلاً اسے خالص کہہ کر نہ بیچا جائے) اور اگر کوئی اجنبی، دوسرے علاقے وغیرہ سے آئے تو اسے بھی مطلع کر دیا جائے اور نہ ہی ایسا دودھ بیچنے پر وہاں قانونی پابندی ہو، غرض کسی طرح دھوکہ وفریب نہ ہو اور نہ قانونی ممانعت ہو تو ملاوٹ والا دودھ بیچنا شرعاً جائز ہو گا۔

البتہ! اگر مذکورہ شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی کم ہوئی، مثلاً وہاں عموماً خالص دودھ بیچا جاتا ہے یا وہاں کے لوگ ملاوٹ پر مطلع نہیں ہیں، یا کوئی اجنبی ہے، جو مطلع نہیں، اگر ملاوٹ پر مطلع ہو جائیں، تو دودھ نہیں خریدتے، یا جتنی ملاوٹ ہونا لوگوں کے ذہنوں میں ہے، اس سے زیادہ ملاوٹ کر کے بیچیں یا کسی کے پوچھنے پر جھوٹ بول دیں کہ دودھ میں ملاوٹ بالکل نہیں یا اتنی نہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہو، یا پھر وہاں ایسا دودھ بیچنے پر قانونی طور پہ پابندی ہے، تو پھر ایسی ملاوٹ والا دودھ بیچنا، جھوٹ، دھوکے یا قانونی جرم پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز و حرام اور گناہ ہے، اگرچہ کم بھاؤ میں ہی کیوں نہ بیچا جائے۔

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے ملاوٹ والا گھی بیچنے کے متعلق سوال ہوا تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ”اگر یہ مصنوعی جعلی گھی وہاں عام طور پر بکتا ہے کہ ہر شخص اس کے جعل ہونے پر مطلع

ہے اور باوجود اطلاع خرید تا ہے تو بشرطیکہ خریدار اسی بلد کا ہو، نہ غریب الوطن تازہ وارد ناواقف اور گھی میں اس قدر میل سے جتنا وہاں عام طور پر لوگوں کے ذہن میں ہے اپنی طرف سے اور زائد نہ کیا جائے نہ کسی طرح اس کا جعلی ہونا چھپایا جائے، خلاصہ یہ کہ جب خریداروں پر اس کی حالت مکشوف ہو اور فریب و مغالطہ راہ نہ پائے تو اس کی تجارت جائز ہے۔ آخر گھی بیچنا بھی جائز اور جو چیز اس میں ملائی گئی اس کا بیچنا بھی، اور عدم جواز صرف بوجہ غش و فریب تھا، جب حال ظاہر ہے غش نہ ہوا، اور جواز رہا جیسے بازاری دودھ کہ سب جانتے ہیں کہ اس میں پانی ہے اور باوصف علم خریدتے ہیں، یہ اس صورت میں ہے جبکہ بائع وقت بیع اصلی حالت خریدار پر ظاہر نہ کر دے، اور اگر خود بتادے تو ظاہر الروایت و مذہب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مطلقاً جائز ہے خواہ کتنا ہی میل ہو اگرچہ خریدار غریب الوطن ہو کہ بعد بیان فریب نہ رہا۔" (فتاوی رضویہ، ج17، ص150، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net